کربلا والوں کے

کریمانہ انداز

08 مُحَرَّم الحرام 1444ھ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

گنہگاروں کی شفاعت فرمانے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنَّت نشان ہے:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ یَوْمٍ اَلْفَ مَرَّۃٍ لَمْ یَمُتْ حَتّٰی یَرٰی مَقْعَدَہٗ مِنَ الْجَنَّۃِ

یعنی جو مجھ پر ایک دن میں ایک ہزار (1000) مرتبہ دُرُود شریف پڑھے گا، وہ اُس وَقت تک نہیں مرے گا، جب تک جنَّت میں اپنا مقام نہ دیکھ لے۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 . . . الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی، ۲/۳۲۶، حدیث: ۲۵۹۰

بیان سننے کی نیتیں

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[1] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ علم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ باادب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! ماہِ مُحَرَّمُ الحَرام ہمارے درمیان جاری و ساری ہے، یہ مہینا ہر سال ہمیں شُہدائے کربلا کی اور بالخصوص نواسۂ مُصطفٰے، سَیِّدُ الشُّہداء، اِمامِ عالی مقام حضرت امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی یاد دِلاتا ہے، کیونکہ آج سے صدیوں پہلے اِکسٹھ (61) ہجری کو تاریخِ اسلام میں حق و باطل کے درمیان ایک عظیم معرکہ پیش آیا، جسے **واقعۂ کربلا** کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، اس معرکے میں شُہدائے کربلا رَضِیَ اللہُ عَنْہُم کے استقامت بھرے انداز نے تمام اہلِ حق کو باطل کے سامنے ڈٹ جانے اور ضرورت پڑنے پر دینِ اسلام کی خاطر جان کا نذرانہ پیش کرنے کا عظیمُ الشّان سبق دیا۔ اگر سُلطانِ کربلا، حضرت اِمامِ عالی مقام، اِمام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ چاہتے تو یزیدیوں کو تباہ و برباد کر سکتے تھے مگر اِستطاعت اور قدرت کے باوجود خون کے پیاسوں پر بھی کرم نوازی فرمائی اور جنگ میں پہل نہ کی بلکہ آپ آخری وقت تک ان کو سمجھاتے رہے اور اللہ پاک کے عذاب سے ڈراتے رہے۔ میدانِ کربلا میں حُجّت پوری

1… جامع صغیر، صفحہ:81، حدیث:1284

کرنے کے لئے حضرت امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اپنے گھوڑے پر سُوار ہو کر یزیدی لشکر کا رُخ کِیا اور جو کچھ فرمایا، اس کا ہر لفظ کرم نوازی پر مبنی تھا۔ چُنانچہ آپ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! میری بات سُنو اور جلد بازی کا مُظاہَرہ نہ کرو، حتّٰی کہ میں تمہیں اُس چیز کے مُتَعَلِّق نصیحت نہ کرلوں کہ جو مجھ پر لازِم ہوچکا ہے اور اپنے آنے کا عُذر بیان نہ کرلوں۔ پس اگر تم میرا عُذر قبول کرلو، میری بات کی تصدیق کرو اور میرے بارے میں اِنْصاف سے کام لو تو تم اس معاملے میں بامُراد ہوجاؤ گے اور تم سے میرے مُتَعَلِّق کوئی مُواخذہ (یعنی سوال) بھی نہ ہوگا۔ ہاں! اگر تم میرا عُذر قبول نہیں کرتے تو سُنو! پھر یہ آیاتِ مُبارکہ تلاوت فرمائیں:

فَاَجْمِعُوْۤا اَمْرَكُمْ وَ شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ لَا یَكُنْ اَمْرُكُمْ عَلَیْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوْۤا اِلَیَّ وَ لَا تُنْظِرُوْنِ۝۷۱ (پ11، یونس:71)	ترجَمۂ کنزالعرفان: تو تم اپنا کام اور اپنے شریکوں کو جمع کرلو پھر تمہارا کام تم پر پوشیدہ نہ رہے پھر میرے بارے میں جو کچھ کرسکتے ہو کرلو اور مجھے کوئی مہلت نہ دو۔
اِنَّ وَلِیِّۧ اللّٰهُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ ۖ وَ هُوَ یَتَوَلَّى الصّٰلِحِیْنَ۝۱۹۶ (پ9، الاعراف:196)	ترجَمۂ کنزالعرفان: بیشک میرا مددگار اللہ ہے جس نے کتاب اُتاری اور وہ صالحین کی مدد کرتا ہے۔

پھر آپ نے اللہ پاک کی حَمد و ثنا کرنے کے بعد (اُن یزیدیوں سے) فرمایا: تم لوگ میری نِسبَت کے بارے میں غور کرلو کہ میں کون ہوں...؟ کیا تمہارے لئے میرا قتل جائز و دُرُست ہے...؟ کیا میں تمہارے نبی کا نواسہ نہیں...؟ کیا سَیِّدُ الشُّہَدا حضرت حمزہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ میرے والد کے چچا نہیں...؟ کیا حضرت جعفر طیّار رَضِیَ اللہُ عَنْہُ میرے چچا نہیں...؟ کیا تم تک میرے اور میرے بھائی سے مُتَعَلِّق رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ ارشاد نہ پہنچا تھا کہ تم دونوں نوجوانانِ جنّت کے سردار ہو...؟ تو اگر تم میری بات کی تصدیق کرو (تو سن لو) کہ یہی حق ہے، کیونکہ میں نے اُس وقت سے جُھوٹ نہیں بولا، جب سے مجھے معلوم ہوا

ہے کہ جُھوٹ اللہ کو سخت ناپسند ہے اور اگر تم مجھے جُھٹلاتے ہو تو حضرت جابِر بن عبدُ اللہ، ابو سعید، سَہْل بن سَعد، زید بن اَرْقَم یا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُمۡ اَجۡمَعِیۡن سے پُوچھ لو، کیونکہ ان سب نے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے (میرے مُتَعَلِّق) یہ فضائل سُن رکھے ہیں۔ کیا میری اِس نصیحت میں تمہارے لئے کوئی ایسی بات نہیں جو تمہیں میرا خُون بہانے سے روک سکے...؟ پھر آپ نے فرمایا: اگر تمہیں میری بات میں یا میرے مُتَعَلِّق نبی کا نواسہ ہونے میں کوئی شک ہو تو خُدا کی قسم! مَشْرِق و مَغْرِب میں میرے سِوا تم میں یا تمہارے سِوا کسی اور قوم میں کوئی نبی کا نواسہ موجود نہیں۔ ذرا بتاؤ تو سہی کیا، تمہیں مجھ سے اپنے کسی مقتول کا بدلہ طَلَب کرنا ہے یا میں نے تمہارا اماں ضائع کر دِیا ہے کہ اُس کے بدلے مال چاہتے ہو یا پھر اپنے زخمیوں کا قِصاص دَرکار ہے (آخر کس چیز کا بدلہ چاہتے ہو)...؟ وہ بَدبَخْت خاموش رہے، آپ نے فرمایا: اے شَبَث بن رِبْعی، اے حَجّار بن اَبْجَر، اے قَیْس بن اَشْعَث، اے زید بن حارِث! کیا تم لوگوں نے ہی مجھے خُطُوط بھیج کر نہیں بُلوایا تھا؟ وہ صاف مُکَر گئے اور بولے: ہم نے تو ایسا نہیں کیا تھا۔ آپ نے فرمایا: کیوں نہیں، خُدا کی قسم! تم ہی لوگوں نے تو ایسا کیا تھا۔ پھر فرمایا: اے لوگو! اگر تم میری بَیْعت کرنا پسند نہیں کرتے تو مجھے چھوڑ دو تاکہ میں کسی محفوظ جگہ چلا جاؤں۔ بدنصیب قَیْس بن اَشْعَث بولا: آپ اِبنِ زِیاد کے حکم کے آگے سرِ تسلیم خَم کرلیں (تو آپ کو چُھٹکارا مل سکتا ہے) آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں ہرگز اس کی بَیْعت نہیں کروں گا۔ اللہ کے بندو! میں اپنے اور تمہارے رَبّ کی پناہ لیتا ہوں، اِس سے کہ تم مجھے سنگسار کرو۔ میں تمہارے اور اپنے رَبّ کی پناہ لیتا ہوں، ہر اُس مُتَکَبِّر سے جو حِساب کے دن پر یقین نہیں رکھتا۔[1]

1... الکامل فی التاریخ، سنۃ احدی وستین، ذکر مقتل الحسین، ۳/۱۸ ۴۔ ۴۱۹ ملتقطا وملخصاً

پیارے اسلامی بھائیو! بدبخت یزیدیوں نے نصیحت پر مشتمل آپ کے اس کریمانہ انداز کا جواب سخت اذیّتیں اور تکلیفیں پہنچا کر دیا، مگر آپ کو مصیبتوں کا ہُجُوم حق سے نہ ہٹا سکا اور آپ کے عزم واستقلال میں کوئی کمی نہ آئی، حق وصداقت کا حامی مصیبتوں کی بھیانک گھٹاؤں سے نہ ڈرا اور طوفانِ بلا کے سیلاب سے اس کی ثابت قدمی میں کوئی فرق نہ آیا، دِین کا شیدائی دنیا کی آفتوں کو خیال میں نہ لایا۔ اگر آپ یزید کی بیعت کرتے تو وہ تمام لشکر آپ کے قدموں میں ہوتا، آپ کا احترام کیا جاتا، خزانوں کے منہ کھول دیئے جاتے اور دولتِ دنیا قدموں پر لٹا دی جاتی، مگر جس کا دل دنیا کی محبت سے خالی ہو اور دنیا کی ناپائیداری کا راز جس پر واضح ہو، وہ دنیا کے نمائشی رنگ ورُوپ پر کیا نظر ڈالے۔

حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہ عَنْہ نے راحتِ دنیا کے منہ پر ٹھوکر ماردی اور راہِ حق میں پہنچنے والی مصیبتوں کا خوش دلی سے استقبال کیا اور اس قدر آفتوں اور بلاؤں کے باوجود یزید جیسے فاسقِ مُعلِن (یعنی اعلانیہ گناہ کرنے والے) شخص کی بیعت کا خیال بھی اپنے قلبِ مبارک میں نہ آنے دیا، اپنا گھر لُٹانا اور اپنا خون بہانا منظور کیا، مگر مسلمانوں کی تباہی وبربادی گوارا نہ فرمائی اور اسلام کی عزت پر حرف نہیں آنے دیا، خدا کی قسم! میدانِ کربلا میں کربلا والوں کا اسلام کی خاطر اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنا، رہتی دُنیا کے مسلمانوں کیلئے بہت بڑی کرم نوازی تھی۔ اس کے علاوہ بھی اِن حضرات کے کردار کے بہت سے پہلو مسلمانوں کیلئے قابلِ تقلید نمونہ ہیں، آیئے آج کے بیان میں عفوودرگُزر، مہمان نوازی اور مسلمانوں کی خیر خواہی وغیرہ سے متعلق "**کربلاوالوں کے کریمانہ انداز**" سنتے ہیں۔ چنانچہ

کریم ہو تو ایسا

ایک آدمی کے پاس بیس(20) یا تیس(30) اُونٹ تھے، مگر وہ ان کے کھانے پینے کا کوئی

اِنتِظام نہیں کرپارہا تھا، کسی شخص نے اُسے حضرت امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی بارگاہ میں حاضر ہونے کا مشورہ دیا، لہٰذا وہ شخص اپنی مُراد لے کر چل پڑا۔ جس وقت وہ حضرت امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی بارگاہ میں پہنچا تو آپ اپنے خادمین کے ساتھ کھانا کھانے میں مصروف تھے، اس نے دل میں سوچا کہ شاید یہ مجھے کھانے میں شریک نہ کریں۔ ابھی وہ یہ سوچ ہی رہا تھا کہ آپ نے اس پر شفقت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: آیئے! ہمارے ساتھ کھانے میں شامل ہوجایئے۔ لہٰذا وہ شخص کھانے میں شامل ہوگیا۔ کھانے سے فراغت کے بعد آپ نے ہاتھ دھوئے اور اس کی جانب متوجہ ہو کر اُس کی حاجت پوچھی، حاجت سُن کر ارشاد فرمایا: اپنے اونٹوں کو لے آؤ! اِس جگہ سے اپنے اونٹوں کو کھلاؤ۔ اس نے آپ کی کرم نوازی دیکھی تو بے ساختہ کہنے لگا: **میرے ماں باپ آپ پر قربان، اللہ کی قسم! یہ سخاوت بے مثال ہے۔**(1)

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی کرم نوازی کی کیا ہی بات ہے، کبھی آپ کسی کی مشکل دُور فرماتے، کبھی کسی غریب کی حاجت پوری فرماتے، کبھی کسی مسافر کو نوازتے تو کبھی کسی کی مجبوری و بے بسی کا ذکر سُن کر اس کی امداد کے لیے کمربستہ ہوجاتے، کیونکہ سخاوت کا عظیم وَصف آپ کو اپنے پیارے نانا جان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے وراثت میں ملا تھا جیسا کہ نبیِ اکرم، نورِ مجسّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے لاڈلے نواسے کے بارے میں خود ارشاد فرمایا کہ حسین میری جرأت اور سخاوت کا وارث ہے۔(2) لہٰذا آپ جُود و سخاوت میں اپنی مثال آپ تھے، آیئے! آپ کی کریمانہ سخاوت سے متعلق 2 مزید حکایات سنتے ہیں:

1 . . . موسوعۃ ابن ابی الدنیا، مکارم الاخلاق، ۵۱۲/۳ مفہوماً

2 . . . معجم کبیر، زینب بنت ابی رافع عن فاطمہ، ۴۲۳/۲۲، حدیث: ۱۰۴۱ ملتقطا

(1)ایک ایک ہزار دینار کی پانچ تھیلیاں

ایک مرتبہ حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی خدمت میں ایک شخص نے حاضر ہو کر اپنی تنگدستی اور فقر و فاقہ کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا: تھوڑی دیر بیٹھ جاؤ! ہمارا وظیفہ آنے والا ہے، جیسے ہی وظیفہ پہنچے گا، ہم آپ کو رخصت کر دیں گے۔ ابھی کچھ ہی دیر گزری تھی کہ حضرت امیرِ معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی طرف سے ایک ایک ہزار دِینار (یعنی سونے کے سکّوں) کی پانچ (5) تھیلیاں آپ کی بارگاہ میں پیش کی گئیں۔ قاصد نے عرض کی: حضرت امیرِ مُعاوِیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے معذرت کی ہے کہ یہ تھوڑی سی رقم ہے، اُسے قبول فرما کر غریبوں میں تقسیم فرما دیجئے۔ حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے وہ ساری رقم اس غریب آدمی کے حوالے کر دی اور اِس کرم نوازی کے باوجود تاخیر پر معذرت فرمائی۔[1]

(2)چرواہے کو نواز دیا

ایک مرتبہ نواسۂ مصطفٰے، جگر گوشۂ شیرِ خدا حضرت امام حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا گُزر ایک چرواہے کے پاس سے ہوا جو بکریاں چَرا رہا تھا، وہ چرواہا آپ کے پاس حاضر ہوا اور تحفے کے طور ایک بکری آپ کی خدمت میں پیش کر دی، آپ نے اس سے پوچھا کہ تم آزاد ہو یا غلام؟ اس نے عرض کی: حضور! میں غلام ہوں۔ آپ نے وہ بکری اسے واپس لوٹا دی۔ اس نے عرض کی: حضور! یہ میری اپنی بکری ہے تو آپ نے بکری قبول فرمالی۔ پھر آپ نے اس غلام کو بھیڑ بکریوں سمیت اس کے آقا سے خرید کر آزاد فرما دیا اور بھیڑ بکریاں اسے تحفے میں دے دیں۔[2]

1... کشف المحجوب، باب فی ذکر آئمتہم من اہل البیت، ص ۷۷

2... مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب البیوع والاقضیة، باب فی الرجل یهدی الرجل الخ، ۵/۳۸۹، حدیث: ۱

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی سخاوت کے کریمانہ انداز کے بارے میں ہم نے سُنا، ہمیں بھی چاہئے کہ ہم بھی سخاوت جیسی عظیم صفت اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کریں اور اپنی استطاعت کے مطابق اپنے پریشان حال مسلمان بھائیوں کی مدد کیا کریں، حدیثِ پاک میں ہے: قیامت کے روز جبکہ اللہ پاک کے عرش کے سِوا کوئی سایہ نہ ہوگا، تین(3) شخص اللہ پاک کے عرش کے سائے میں ہوں گے۔ عرض کی گئی، یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! وہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: (1) جس نے میرے کسی اُمّتی کی پریشانی دُور کی ہوگی (2) جس نے میری سُنّت کو زندہ کیا ہوگا، (3) اور جس نے مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھے ہوں گے۔[1] لہٰذا ہمیں چاہئے کہ جو مال اللہ پاک نے ہمیں عطا فرمایا ہے اس کے ذریعے اپنے عزیز رشتے داروں اور غریبوں کے ساتھ خیر خواہی کیا کریں۔ آیئے سخاوت کا جذبہ دل میں پیدا کرنے کے لئے سخاوت و صدقے کے بارے میں تین(3) فرامینِ مصطفٰے سنتے ہیں:

سخاوت و صدقے کے بارے میں تین فرامینِ مصطفٰے

(1) سخی آدمی، اللہ پاک سے، جنّت سے اور لوگوں سے قریب ہے اور دوزخ سے دُور ہے۔[2]

(2) تین باتیں وہ ہیں جن پر میں قسم کھا سکتا ہوں اور ان میں سے ایک بات کی میں تمہیں خبر دیتا ہوں اسے یاد رکھو کہ کسی بندے کا مال صَدَقَہ کرنے سے کم نہیں ہوتا۔[3]

1...بستان الواعظین، مجلس فی قولہ تعالی ان اللہ وملئکتہ...الخ، ص ۲۶۱-۲۶۰

2...ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باما جاء فی السخاء، ۳/۳۸۷، حدیث: ۱۹۶۸

3...مسند احمد، حدیث ابی کبشۃ الانماري رضي اللہ عنہ، ۶/۲۹۸، حدیث: ۱۸۰۵۳، ملتقطا

(3) نماز (ایمان کی) دلیل ہے اور روزہ (گناہوں سے) ڈھال ہے اور صدقہ خطاؤں کو اس طرح مٹادیتا ہے جیسے پانی آگ کو۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! میدانِ کربلا میں کربلا والوں کو کس قدر مشکلات کا سامنا کرنا پڑا مگر ان مشکل گھڑیوں میں بھی اُن مبارک ہستیوں نے اپنے **کریمانہ انداز** میں کوئی تبدیلی نہیں آنے دی بلکہ ان کٹھن حالات میں ظاہری بے سروسامانی کے باوجود بھی اپنی سخاوت کے دریا بہاتے رہے، آیئے اس سلسلے میں حضرت زینب بنتِ شیر خدا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کی کرم نوازی کا ایک واقعہ سُنتے ہیں:

انوکھی سخاوت

واقعۂ کربلا کے بعد اہلِ بیت کو مدینۂ منورہ تک پہنچانے کے لئے جس شخص کو مقرر کیا گیا تھا، وہ بہت نیک دل تھا، اس نے پورے راستے اہلِ بیت کی ضروریات کا خیال رکھا اور اُن کے ساتھ نرمی اور حسنِ سُلوک سے پیش آیا، جب یہ قافلہ مدینۂ منورہ پہنچ چکا تو شہزادیِ شیر خدا حضرت زینب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی چھوٹی بہن فاطمہ بنتِ علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے اُن سے عرض کی: اس شخص نے پورے سفر میں ہمارا خوب خیال رکھا ہے، ہمیں بھی اسے کچھ نہ کچھ انعام دینا چاہئے۔ حضرت زینب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے فرمایا کہ ہم اس شخص کو صرف اپنے زیورات ہی پیش کرسکتے ہیں۔ چُنانچہ دونوں شہزادیوں نے اپنے کنگن وغیرہ اُتار کر اُسے دے دیئے اور ساتھ ہی معذرت بھی کی (کہ اس کے علاوہ ہمارے پاس دینے کے لئے کچھ بھی نہیں)، اس شخص نے وہ تمام سامان واپس لوٹا دیا اور عرض کی: اگر میں نے وہ خدمت گُزاری دنیوی مفاد کے لئے کی

1 ... ترمذي، كتاب السفر، باب ما ذُكِر في فضل الصلاة، ۲/۱۱۷، حديث: ۶۱۴

ہوتی تو یقیناً اس انعام پر مجھے خوشی ہوتی، مگر میں نے تو وہ خدمت صرف اللہ پاک کی خُوشنودی اور رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے آپ لوگوں کی قرابت داری کی وجہ سے کی تھی۔[(1)]

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ اہلِ بیتِ اطہار کی کرم نوازی کس قدر اعلیٰ درجے کی تھی کہ حضرتِ زینب رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہا نے عقیدت کا اظہار کرنے اور اہلِ بیت کے ساتھ حسنِ سُلوک سے پیش آنے والے کو نہ صرف اپنے زیورات عطا فرمادیئے بلکہ اس بات پر اس سے معذرت کا اظہار بھی فرمایا کہ اس کے علاوہ تمہیں دینے کے لئے ہمارے پاس مزید کوئی چیز نہیں ،اِن مبارک ہستیوں کے روشن کردار سے ہمیں یہ درس ملتا ہے کہ اگر کوئی شخص ہمارے ساتھ اچھا برتاؤ کرے تو بدلے میں ہمیں بھی اُس کے شکریہ کے طور پر اس کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا چاہیے، حدیثِ پاک میں ہے: مَنۡ لَمۡ يَشۡكُرِ النَّاسَ لَمۡ يَشۡكُرِ اللهَ یعنی جو لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ پاک کا بھی شکر گُزار نہیں ہوتا۔ (ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاءفی الشکر...الخ، ۳/۳۸۴، حدیث: ۱۹۶۲)

اس حکایت سے ہمیں یہ بھی سیکھنے کو ملا کہ اللہ پاک کی رِضا حاصل کرنے اور پیارے آقا، مکی مدنی مُصۡطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے اپنی سچی محبت کا اظہار کرنے کے لئے ہمیں بھی اپنے دل میں اہلِ بیت کی عقیدت و محبت کا چراغ روشن رکھنا چاہیے کیونکہ محبتِ اہلِ بیت، دُنیا و آخرت کی سعادتیں حاصل ہونے کے علاوہ شفاعتِ مُصۡطَفٰے حاصل ہونے کا بھی ذریعہ ہے جیسا کہ مُصۡطَفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ شفاعت نشان ہے: جو شخص وَسِیلہ

1...الکامل فی التاریخ، ج۳، ص ۴۴۰

حاصل کرنا چاہتا ہے اور یہ چاہتا ہے کہ میری بارگاہ میں اس کی کوئی خدمت ہو، جس کے سبب میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں، اُسے چاہئے کہ میرے اہلِ بیت کی خدمت کرے اور اُنہیں خُوش کرے۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! کس قدر خُوش قسمت ہے وہ مسلمان جو اللہ پاک کے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آلِ پاک کی خوشی کا سبب بنے۔ آیئے! اہل بیتِ اطہار کے فضائل پر مشتمل مزید 3 فرامینِ مصطفٰے سنتے ہیں:

(1) ارشاد فرمایا: جو میرے اہلِ بَیت میں سے کسی کے ساتھ اچّھا سُلوک کرے گا، میں قیامت کے دن اُسے اِس کا صِلہ عطا فرماؤں گا۔[2]

(2) ارشاد فرمایا: جو شخص اولادِ عبدُ المُطَّلِب میں سے کسی کے ساتھ دنیا میں نیکی (بھلائی) کرے گا، اُس کا صِلہ دینا مجھ پر لازِم ہے جب وہ قیامت کے دن مجھ سے ملے گا۔"[3]

(3) ارشاد فرمایا: ستارے آسمان والوں کے لیے باعثِ امن ہیں اور میرے اہلِ بیت میری اُمت کے لئے باعثِ امن ہیں۔[4]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! جس طرح اہلِ بیتِ اطہار کی محبت دنیا و آخرت میں نجات پانے اور شفاعت کا ذریعہ ہے، ایسے ہی اِس پاک گھرانے سے بُغض و عناد رکھنا ہلاکت کا سبب ہے۔ جیسا کہ

1... برکاتِ آلِ رسول، ص ١١٠

2... جامعِ صغیر، حرف المیم، ص ٥٣٣، حدیث: ٨٨٢١

3... تاریخ بغداد، حرف المیم من آباء العبادلة، ١٠/١٠٢، حدیث: ٥٢٢١

4... کنزالعمال، کتاب الفضائل، باب اہل البیت، جز ٦، ١٢/٤٥، حدیث: ٣٤١٥٠

بحر و بر کے بادشاہ، دو عالم کے شَہَنشاہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت علی، حضرت فاطمہ اور حضراتِ حسنین کریمین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم سے ارشاد فرمایا: جو تم سے جنگ کرے میں اس سے جنگ کروں گا اور جو تم سے صلح کرے اس کی مجھ سے صلح ہے۔[1] ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: خبر دار! جو شخص اہلِ بیت کی بُغض و عداوت پر مراوہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہو گا کہ یہ اللہ پاک کی رحمت سے ناامید ہے اور آگاہ ہو جاؤ! جو شخص اہلِ بیت سے بُغض و عداوت کی حالت پر مراوہ کافر مرا اور کان کھول کر سُن لو! جو شخص اہلِ بیت کی بُغض و عداوت پر مرا اسے جنّت کی خوشبو بھی نصیب نہ ہو گی۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ اہلِ بیت سے بُغض رکھنے کی کیسی سخت وعیدیں ہیں، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہر دم ان کا خُوب ادب و احترام کریں اور اہلِ بیت سے عداوت و دُشمنی رکھنے والوں کی صحبت سے کوسوں دُور رہیں کیونکہ صحبت ضرور رنگ لاتی ہے، اگر اچھوں کی صحبت مل جائے تو انسان میں اچھائی پیدا ہو ہی جاتی ہے اور دل بھی گُناہوں سے بیزار، نیکیوں کا طلبگار اور بُزرگانِ دین اور اہلِ بیتِ اطہار رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کی محبت سے سرشار ہو ہی جاتا ہے اور اس کے برعکس اگر خدانخواستہ بُری صحبت میسر آجائے تو انسان نہ چاہتے ہوئے بھی بُرائیوں میں مبتلا ہو ہی جاتا ہے، لہٰذا اہلِ بیت، صحابۂ کرام اور اولیائے عظام سے عقیدت و محبت رکھنے والوں ہی کی صحبت اختیار کی جائے تاکہ ان کی صحبت کی برکت سے ہمیں بھی اُن نیک ہستیوں کا ادب و احترام نصیب ہو، بدقسمتی سے آج کل بُری صحبتیں اس

1 . . . ترمذی، کتاب المناقب، باب فضل فاطمة، ۵/۴۶۵، حدیث: ۳۸۹۶

2 . . . الشرف المؤبد، ص ۱۰۵

قدر عام ہوچکی ہیں کہ اچھی صحبت ملنا مشکل ہوچکا ہے، ایسے حالات میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کا دِینی ماحول یقیناً اللہ پاک کی بہت بڑی نعمت ہے جو اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کرنے کے عظیم مدنی مقصد کے پیشِ نظر لوگوں کو گُناہوں سے بچانے، نیکیوں کی راہ پر لانے اور اُنہیں اولیاء و اہلِ بیتِ اطہار اور صحابۂ کرام کی محبت گھول کر پِلانے میں مصروفِ عمل ہے، لہٰذا ہم سب دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے ہر دَم وابستہ رہیں اور گُناہوں سے نفرت، نیکیوں کی رغبت اور اہلِ بیت کی سچی محبت اپنے دل میں پیدا کرنے کے لئے وقتاً فوقتاً دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیت کے قافلوں میں بھی سفر کرتے رہیں بلکہ تمام اسلامی بھائی، کربلا والوں کے کریمانہ انداز کو **نذرانہ عقیدت پیش** کرتے ہوئے، شہیدان و اسیرانِ کربلا کے اِیصالِ ثواب کی نیّت سے بالخصوص **عاشورہ** (10 .9 .8 یا 11 .10 .9 مُحَرَّمُ الْحَرَام) کے قافلوں میں سفر کریں، اس کی خوب خوب برکتیں حاصل ہوں گی اور اہلِ بیتِ اطہار کی محبت میں اضافہ ہوگا۔ اِنْ شَآءَ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! آیئے کربلا والوں کے مزید کریمانہ انداز کے بارے میں سُنتے ہیں چنانچہ حق تلفی کرنے والے کو معاف کرنا اور درگزر سے کام لینا بھی اہلِ بیتِ اطہار کے بے مثال کریمانہ انداز کا حصہ ہے، معاف کرنا نبیِ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بہت ہی پیاری سنّت ہونے کے ساتھ ساتھ دِینی اور دُنیوی اعتبار سے بہت ہی عُمدہ خصلت ہے، قرآنِ کریم میں عفو و درگزر سے کام لینے کا حکم بھی دیا گیا ہے جیساکہ پارہ 9 سورۃُ الاَعْراف کی آیت نمبر 199 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

خُذِ الْعَفْوَ وَ اْمُرْ بِالْعُرْفِ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِیْنَ ﴿۱۹۹﴾ (پ۹، الاعراف: ۱۹۹)

تَرجَمۂ کنز العرفان: اے حبیب معاف کرنا اختیار کرو، اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے منہ پھیر لو

پیارے اسلامی بھائیو! معافی کی برکت سے باہمی صلح کی فضا پیدا ہوتی ہے، آپس کے مسائل حل ہوتے ہیں، باہمی ناراضیوں کا خاتمہ ہوتا ہے، آپس میں محبت بڑھتی ہے اور دل میں بغض و کینہ کے جذبات پیدا نہیں ہوتے۔لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ **کربلا والوں** کے **اندازِ کریمانہ** کی نقل کرتے ہوئے عفو و درگُزر سے کام لیا کریں، کسی مسلمان کا قُصور معاف کرنے سے معاف کرنے والے کی عزّت کم نہیں ہوتی بلکہ اس میں اضافہ ہوتا ہے۔ چنانچہ

حدیثِ پاک میں ہے: کسی کو معاف کرنے کی وجہ سے اللہ پاک (معاف کرنے والے) بندے کی عزّت ہی میں اضافہ فرماتا ہے۔[1] آیئے! عفوودرگُزر سے متعلق **کربلاوالوں** کے **کریمانہ انداز** کے بارے میں تین(3) واقعات سُنتے ہیں:

(1) گالیاں دینے والے کو دعائیں دیں

ایک مرتبہ عِصام بن مُصْطَلِق نامی ملکِ شام کا ایک باشندہ جو کہ مولائے کائنات حضرت علی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے بغض رکھتا تھا، حضرت امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے سامنے اُنہیں اور اُن کے والدِ محترم حضرت علی المرتضی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو بُرا بھلا کہنے لگا۔ حضرت امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اسے جھڑکنے اُلجھنے یا تلخ کلامی سے کوئی جوابی کاروائی کرنے کے بجائے اَعُوْذُ بِاللہ اور بِسْمِ اللہ پڑھنے کے بعد یہ آیاتِ مبارکہ تلاوت فرمائیں:

1 . . . مسلم مُسلِم، کتاب البر . . . الخ، باب استحباب العفو والتواضع، ص ۱۰۷۱، حدیث: ۲۵۹۲

خُذِ الْعَفْوَ وَ اْمُرْ بِالْعُرْفِ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِیْنَ ﴿۱۹۹﴾ وَ اِمَّا یَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۲۰۰﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓىٕفٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ﴿۲۰۱﴾

(پ۹، الاعراف: ۱۹۹-۲۰۱)

تَرجَمۂ کنزالعرفان: اے حبیب معاف کرنا اختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے منہ پھیر لو، اور اے سُننے والے اگر شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ تجھے اُبھارے تو (فوراً) اللہ کی پناہ مانگ، بیشک وہی سننے والا جاننے والا ہے۔ بیشک پرہیزگاروں کو جب شیطان کی طرف سے کوئی خیال آتا ہے، تو وہ (حکمِ خدا) یاد کرتے ہیں پھر اُسی وقت اُن کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔

پھر فرمایا: اپنے اوپر بوجھ ہلکا رکھ اور میں اللہ پاک سے تیرے لئے اور اپنے لئے مغفرت کا سوال کرتا ہوں، اس کے علاوہ آپ اس کے ساتھ اِس قدر عفو و درگزر، نرمی اور خندہ پیشانی سے پیش آئے کہ اس کا بُغض وعداوت ایک دَم محبت میں تبدیل ہوگیا اور وہ یہ کہنے پر مجبور ہوگیا وَمَا عَلَى وَجْهِ الْاَرْضِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْهُ وَمِنْ اَبِيهِ یعنی رُوئے زمین پر حضرت امام حسین اور اِن کے والد حضرت علی رَضِیَ اللہُ عَنۡهُمَا سے زیادہ میرے نزدیک کوئی محبوب نہیں۔[(1)]

(2) گالی دینے والے کے ساتھ خیر خواہی

ایک مرتبہ امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنۡهُ کے شہزادے حضرتِ امام زینُ العابدین رَضِیَ اللہُ عَنۡهُ کو کسی نے گالی دی تو آپ نے (غُصّہ ہونے اور انتقامی کاروائی کرنے کے بجائے) اُسے اپنا مُبارک کُرتا

1 . . . تفسیر البحر المحیط، پ۹، الاعراف، تحت الآیۃ: ۴، ۱۹۹/۴۴۶، تفسیر قرطبی پ۹، الاعراف، ۴/۲۵۰، ملخصاً

اور **ایک ہزار درہم** دینے کا حکم دیا۔ کسی نے کہا: آپ نے پانچ (5) خَصلتیں جمع کرلی ہیں: (۱) بُردباری (۲) تکلیف نہ دینا (۳) اس شخص کو ایسی بات سے رہائی دینا جو اُسے اللہ پاک سے دُور کردیتی (۴) اسے توبہ وندامت کی طرف راغب کرنا (۵) بُرائی کے بعد تعریف کی طرف رجوع کرنا۔ آپ نے معمولی دنیا کے ساتھ یہ تمام عظیم چیزیں خَرِید لیں۔[1]

(3) میں نے اپنا غُصّہ پی لیا

ایک بار امام زینُ العابدین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو اُن کی لونڈی وضو کروا رہی تھی، اچانک اس کے ہاتھ سے برتن آپ کے چہرے پر گِر گیا جس سے چہرہ زخمی ہوگیا۔ آپ نے اس کی طرف سر اٹھا کر دیکھا تو اس نے عرض کی: اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: **وَالْكٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ** "اور غُصّہ پینے والے" امام زین العابدین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: میں نے اپنا غُصّہ پی لیا۔ اس نے پھر عرض کی: **وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ** "اور لوگوں سے درگزر کرنے والے" ارشاد فرمایا: اللہ پاک تجھے معاف کرے۔ پھر عرض گزار ہوئی: **وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ** "اور اللہ پاک احسان کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے" ارشاد فرمایا: جا! تُو اللہ کی رِضا کے لئے آزاد ہے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ یہ حضرات کتنے نرم مزاج اور بُردبار ہوا کرتے، لوگوں کی غلطیوں پر ان کو ڈانٹنے، جھڑکنے اور اُن کے ساتھ اُلجھنے کے بجائے ان کے قصور کو معاف کرنے والے ہوتے تھے، ہم **کربلا کے جانثاروں** سے محبت کا دم تو بھرتے ہیں لیکن ہمیں اس پر بھی غور کرلینا چاہئے کہ کیا ہم بھی دوسروں کی غلطیوں کو معاف کرتے ہیں یا ان

1... احیاء العلوم، ۳/ ۲۲۱

2... ابن عساکر، ذکر من اسمہ علی، علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب، ۴۱/ ۳۸۷

سے فوراً بدلہ لینے کا، اِنتقامی کاروائی کرنے کا جذبہ دل میں جوش مارنے لگتا ہے اور تکلیف پہنچانے والے کو اِینٹ کا جواب پتھر سے دینے کے لئے بڑی تکلیف پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں، نیز کنیز کو معاف کرنے اور رِضائے الٰہی کے لئے آزاد کرنے سے متعلق آخر میں جو حکایت سُنی، اس میں ان لوگوں کے لئے لمحہ فکریہ ہے کہ جو اپنے ملازمین کے ساتھ نہایت غیر مناسب سلوک کرتے ہیں اور ان کی معمولی غلطیوں پر انہیں خوب جھاڑ پلاتے اور ان کی حوصلہ شکنی و دل آزاری کرتے ہیں، اس کے بجائے ہم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ اپنے ماتحتوں کے ساتھ حُسنِ اخلاق سے پیش آئیں، اُن کی غلطیوں پر انہیں پیار اور محبت سے سمجھائیں اور اللہ پاک کی رِضا کے لئے اُن سے عفوو درگزر کریں، اِنْ شَآءَ اللہ اس کی خوب خوب برکتیں اور رحمتیں حاصل ہوں گی۔ **احادیث میں عفوو درگزر** کے کثیر فضائل بیان کئے گئے ہیں، آیئے معاف کرنے کی فضیلت کے بارے میں احادیثِ مُبارکہ سُنتے ہیں:

(1)... حضرت انس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے رِوایَت ہے، رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جب لوگ حساب کے لئے ٹھہرے ہوں گے تو اس وقت ایک مُنادی یہ اعلان کرے گا کہ جس شخص کا اجر اللہ پاک کے ذمۂ کرم پر ہے وہ اُٹھے اور جنّت میں داخل ہو جائے۔ پھر دوسری بار اعلان کرے گا کہ جس کا اجر اللہ پاک کے ذِمَّۂ کرم پر ہے وہ اُٹھے اور جنّت میں داخل ہو جائے۔ پوچھا جائے گا کہ وہ کون ہے جس کا اجر اللہ پاک کے ذمۂ کرم پر ہے۔ منادی کہے گا: ان کا جو لوگوں (کی خطاؤں) کو معاف کرنے والے ہیں۔ پھر تیسری بار مُنادی اعلان کرے گا: جس کا اجر اللہ پاک کے ذمۂ کرم پر ہے وہ اُٹھے اور جنّت میں داخل ہو جائے۔ تو ہزاروں آدمی کھڑے ہوں گے اور بِلا حساب جنّت میں داخل ہو جائیں گے۔[1]

1... معجم الاوسط، باب الالف، من اسمہ احمد، ۱/ ۵۴۲، حدیث: ۱۹۹۸ ملتقطا

(2)...حضرت اُبی بن کعب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے رِوَایَت ہے، نبیِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جسے یہ پسند ہو کہ اس کے لئے (جنّت میں) محل بنایا جائے اور اس کے درجات بلند کئے جائیں تو اسے چاہئے کہ جو اس پر ظلم کرے وہ اسے معاف کر دے اور جو اسے محروم کرے، وہ اُسے عطا کرے اور جو اس سے تعلقات توڑے وہ اس سے تعلقات جوڑے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہیئے جب کوئی ہمیں بُرا بھلا کہے یا ہمارے ساتھ بُرا سلوک کرے تو **اہلِ بیت اطہار کے کریمانہ انداز** پیشِ نظر رکھتے ہوئے درگزر سے کام لیں۔ اللہ پاک ہمیں عفوودرگزر کرنے کا جذبہ نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہم نے **کربلا والوں کے کریمانہ انداز** سننے کی سعادت حاصل کی کہ

- **کربلاوالے** غُصّہ کرنے کے بجائے غصہ پینے والے، لوگوں کی غلطیوں کو معاف کرنے والے اور سب سے عفوودرگزر کا معاملہ فرمانے والے تھے۔
- **کربلاوالے** زمین میں فتنہ وفساد سے بچنے والے اور امن وسکون قائم کرنے والے تھے۔
- **کربلاوالے** خُوب صدقہ وخیرات کرنے والے تھے۔

1...مستدرک، کتاب التفسیر، شرح آیۃ: کنتم خیر امۃ...الخ، ۳/۱۲، الحدیث: ۳۲۱۵

- **کربلا والے** اللہ پاک کی رِضا اور دِین اسلام کی سربلندی کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دینے والے تھے۔لہذا ہمیں بھی چاہیے کہ ہم بھی حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ان پاکیزہ گھرانے والوں کی سیرت و کردار پر عمل کر کے دنیا و آخرت کو روشن بنائیں اور اللہ پاک کی رِضا و خُوشنُودی حاصل کریں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد